السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں سات برس سے خاوند کے گھروالوں کے ساتھ رہ رہی ہوں مگراپنے سسر کے ساتھ موافقت نہیں کرسکی۔ جس بناپر میں نے خاوند سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم اس فلیٹ سے کہیں اور منتقل ہوجائیں اسے یہ بات بہت ناگوارگزرتی ہے اوروہ کہتا ہے کہ میں اپنے والدین کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن حالت یہ ہے کہ میں بھی ساس سسر اور دیور کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ توکیا میرا یہ مطالبہ گناہ ہے؟ اوراسلام اس معاملے میں کیا کہتا ہے مجھے جتنی جلدی ہوسکے جواب ارسال کریں میں برداشت نہیں کرسکتی اوریہ چاہتی ہوں کہ خاوند میرے ساتھ ایک سعادت کی زندگی گزارے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تویہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کے غیر محرم رشتہ داروں کو بیوی کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ۔

"عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری شخص کہنے لگا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !آپ ذراخاوند کے عزیزواقارب کے بارے میں توبتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاخاوند کے عزیزواقارب تو موت ہیں۔"(مسلم 2172۔کتاب السلام باب تحریم الخلوة بالاجنبیة والدخول علیھابخاری 5232۔کتاب النکاح باب لایخلون رجل بامراة الاذو محرم ترمذی 1171کتاب الرضاع باب ماجاء فی کراھیہ الدخول علی المغیات احمد17352۔ابن حبان 5588طبرانی کبیر762/17۔ شرح السنة للبغوی 2252۔ بیھقی 90/7)

لہٰذاکسی بھی دیور کے ساتھ خلوت جائز نہیں ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اتنے چھوٹے ہوں جن سے کوئی خطرہ نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ خاوند پر واجب ہے کہ وہ بیوی کےلیے ایسی رہائش مہیا کرے جو اسے لوگوں کی آنکھوں بارش اورگرمی وسردی وغیرہ سے بچائے اوروہ اس میں مستقل طریقے سے رہے یہ بھی یادرہے کہ اگر عقدنکاح کے وقت بیوی نے اس سے بڑی رہائش کی شرط رکھی تواسے پورا کرنا ضروری ہوگا اورخاوند کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ اپنی بیوی پراپنے کسی دیور کے ساتھ مل کر کھانالازم کرے۔ خاوند کوچاہیے کہ وہ اپنی بیوی کےلیے حسب استطاعت رہائش تیار کرے جو عرف ومعاشرے کی عادات اور معیار کے مطابق ہو۔

حافظ ابن حزم رحمة اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ:

خاوند ضروری ہے کہ استطاعت کے مطابق اپنی بیوی کورہائش دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "تم انہیں اپنی طاقت کے مطابق وہاں رہائش دوجہاں تم خودرہے ہو۔"(الطلاق:6)

امام ابن قدامہ رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

خاوند پر بیوی کےلیے رہائش کا انتظام کرنا واجب ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے "تم انہیں اپنی طاقت کے مطابق وہاں رہائش دوجہاں تم خودرہتے ہو۔"(الطلاق:6)

جب مطلقہ (رجعیہ) کےلیے رہائش ثابت ہے توجونکاح میں ہے اس کےلیے توبالاولیٰ واجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

"اوران کے ساتھ طریقے کے ساتھ بودوباش میں ہی رکھا جائے گا اورلوگوں کی نظروں سے اسے چھپانے کےلیے بھی رہائش ہی ضروری ہے پھرمال ومتاع کی حفاظت اور عورت کے ساتھ تعلقات کےلیے بھی رہائش کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ (مزید دیکھئے المغنی لابن قدامہ 237/9)

کاسانی رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں۔

اوراگرخاوند اپنی بیوی کواس کی سوکن کے ساتھ رکھنا چاہے یاپھراپنے کسی رشتہ دار مثلاًوالدہ بہن یادوسری بیوی کی بیٹی یاکسی اوررشتہ دار کے ساتھ مگر بیوی ان کے ساتھ رہنے سے انکار کردے توخاوند پر ضروری ہے کہ اسے علیحدہ گھر میں رکھے۔ اوراگروہ کسی بڑے سے گھر میں اسے ان کے ساتھ رکھے کہ جس میں ہرچیز کا بالکل علیحدہ انتظام ہوتوپھروہ علیحدہ مکان کا مطالبہ نہیں کرسکتی۔ (دیکھئے بدائع الصنائع 23/4)

اس بناپرخاوند کےلیے جائز ہے کہ وہ آپ کوگھر کے کسی ایسے لگ کمرے میں رہائش دے جہاں پرنہ توکسی فتنے ڈرہواورنہ ہی بالغ مردوں کے ساتھ خلوت کا خدشہ ہو۔ البتہ خاوند کےلیے یہ جائز نہیں کہ وہ آپ کوگھر کے باقی افراد کے کام کرنے پربھی مجبور کرے یااس پر مجبور کرے کہ آپ ان کے ساتھ کھائیں یاپئیں۔

اوراگروہ استطاعت رکھتا ہوتوآپ کےلیے علیحدہ گھر کا بندوبست کرے اسی میں خیر ہے لیکن آپ کی ساس اور سسر بوڑھے ہیں اوراپنے بیٹے کے محتاج ہیں اوران کی خدمت کرنے والااس کے علاوہ اورکوئی نہیں اوران کی خدمت وہیں رہ کرکی جاسکتی ہے توپھراس پرواجب ہے کہ وہ وہیں رہے آخر میں ہم اپنی مسلمان بہن سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ صبر کریں اوراپنے خاوند کوراضی کرنے والے اعمال میں بڑھ چڑھ کرحصہ لیں اوراس کے والدین کی خدمت میں حتی الوسع تعاون کریں حتی کہ اللہ تعالیٰ آسانی پیدافرمادے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی پراپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین یارب العالمین) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح وطلاق](#)

ص362

محدث فتویٰ